اللہ

سے مانگیئے

شیخ طریقت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

اللہ

سے مانگیئے

شیخ طریقت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ سے مانگیئے

اللہ تعالیٰ ہی سے اپنی تمام تر حاجات اور ساری ضروریات (خواہ ان کا تعلق دنیا سے ہو یا آخرت سے) مانگنا شریعت میں "دعاء" کہلاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں دعاء کے فضائل واحکام بہت زیادہ ہیں۔

دعاء کی ضرورت:

اللہ رب العزت ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہیں، اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی حاجت روا ہے اور نہ ہی مشکل کشا، صرف وہی ذات ہمیں فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نقصان سے بچا سکتی ہے، ہم سب اس کے مملوک اور وہ ذات ہم سب کی مالک ہے، ہم سب اس کے در کے فقیر اور محتاج ہیں وہ غنی اور وھاب ذات ہے، ہم مانگنے والے اور وہ دینے والا ہے۔ الغرض ہم بندے ہیں اور وہ آقا ہے۔ اس کریم ذات کا محض اتنا کرم ہی کافی ہے کہ وہ ہم جیسے نالائق، غیر مستحق بلکہ مستحقِ سزا و عقاب لوگوں کو اپنی نعمتوں سے نوازرہا ہے لیکن یہاں تک معاملہ صرف کرم کا ہے۔

کرم کی انتہاء:

اب اُس کرم کی انتہاء تو دیکھیے کہ جو اس سے دعاء نہ مانگے وہ ذات اس سے ناراض ہو جاتی ہے، ایک حدیث پاک میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل الدعاء، حدیث نمبر 3295

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے (دعاء) نہیں مانگتا تو اس پر اللہ ناراض ہو جاتے ہیں۔

یہ دستورِ دنیا کے بالکل برعکس ہے کیونکہ دنیا والوں سے مانگو تو ناراض اور نہ مانگو تو خوش ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر ہم اس ذات سے اپنی حاجات وضروریات کو پورا کرنے کی دعاء نہ مانگیں تو بتایئے ہم سے زیادہ بے عقل اور کون ہو گا؟ اس لیے ہمیں اپنی ضروریات کے حل کے لیے دعاء کی ضرورت کو سمجھنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

اللہ سے مانگنے کی چند وجوہات:

یوں تو مسلمان کے لیے صرف اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مملوک اور بندہ ہے اس لیے اسے اللہ سے اپنی حاجات اور ضروریات کو مانگنا چاہیے۔ مزید یہ کہ اگر غور کیا جائے تو کئی وجوہات ایسی ہیں کہ جن کا بھی تقاضا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے دعاء مانگنی چاہیے، ان میں سے چند یہ ہیں:

1 ... رحمان ورحیم:

قرآن کریم میں ہے: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

سورۃ الفاتحہ، آیت نمبر 2

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ کی ذات) بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا۔

یہ بالکل واضح ہے کہ جو بے رحم ہو اس سے کچھ نہیں مانگا جاتا، رحم کرنے والے سے ہی مانگا جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کی ذات تو صرف رحم کرنے والی ہی نہیں بلکہ بے حد رحم کرنے والی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رحم کرنے والی ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ دعاء صرف اسی سے ہی مانگی جائے جو بے حد رحم کرنے والا ہے۔

2 ... قدرت کاملہ:

قرآن کریم میں ہے: إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 20

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

جس ذات سے مانگنا ہے اس کے لیے قدرت والا ہونا بھی ضروری ہے اگر اس کی قدرت ہی نہ ہو تو دعائیں کیسے قبول ہو سکتی ہیں؟ مرادیں کیسے پوری کرے گا؟ اس لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دعاء اس سے کی جائے جس کو ہر کام کی مکمل قدرت ہو اور وہ ذات سوائے اللہ رب العزت کے اور کسی کی نہیں۔

3 ... قبولیت:

قرآن کریم میں ہے: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔

سورۃ البقرۃ، آیت 186

ترجمہ: (اے میرے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ فرمادیں کہ) میں قریب ہوں، جب کوئی دعاء کرنے والا مجھ سے دعاء کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے کہیں جانا نہیں پڑتا بلکہ وہ ذات تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس کو پکاریں تو وہ ذات سنتی بھی ہے اور قبول بھی کرتی ہے۔

4 ... الحی القیوم:

قرآن کریم میں ہے: اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

سورۃ البقرۃ، آیت 255

ترجمہ: صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہیں ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

بے جان اور کمزور کسی کو کیا دے سکتا ہے اور ایسا زندہ جس کو ہر وقت مرنے کا دھڑ کا لگا رہتا ہوں وہ کسی کی حاجت روائی کیسے کر سکتا ہے اس لیے دعاء اس ذات سے مانگنی چاہیے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے، قوت و طاقت والی ہے، کمزور نہیں ہے اور وہ صرف اللہ کی ذات ہے۔

5 ... غنی کریم:

قرآن کریم میں ہے: إِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ

سورۃ النمل، آیت نمبر 40

ترجمہ: بے شک میرا رب عنایت کرنے والا ہے اور کرم کرنے والا ہے۔

ظاہر سی بات ہے کہ جو خود کسی دوسرے کا محتاج ہو اس سے کیا مانگنا؟ مانگنا تو اس ذات سے چاہیے جو تمام خزانوں کا مالک ہو اور کسی کا محتاج نہ ہو۔ اس لیے دست دعاء بھی اس کے سامنے دراز کرنا چاہیے۔ غنی کے ساتھ ساتھ اس کا کریم ہونا بھی ضروری ہے کریم کا مقابل بخیل ہوتا ہے بخیل سے کچھ نہیں مانگا جاتا اور مانگ بھی لیا جائے تو بخیل نہیں دیتا اگر دے بھی دے تو ضرورت سے کم دیتا ہے۔ کریم وہ ذات ہے جو استحقاق کے بغیر بھی نواز دے۔

6 ... مُختارِ کل:

قرآن کریم میں ہے: وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ

سورۃ القصص، آیت نمبر 68

ترجمہ: اور تیرا پروردگار جس کو چاہتا ہے عدم سے وجود میں لاتا ہے اور اختیارات کا مالک ہے۔

اللہ تعالی کی ذات مُختار کل ہے۔ تمام تر اختیارات اس کے پاس ہیں اس لیے مانگنے کے لیے اسی ذات کے سامنے ہاتھ پھیلانے چاہییں جس کے پاس تمام اختیارات

ہوں اور جو خود مختار نہ ہو بلکہ کسی اور کا پابند ہو تو وہ مختار کل نہیں ہو سکتا۔ نہ تو اللہ کے علاوہ کوئی مختارِ کل ہے اور نہ ہی کسی اور سے مافوق الاسباب مانگنا جائز ہے۔

7 ... الغفور الرحیم:

قرآن کریم میں ہے: إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

سورۃ الزمر، آیت نمبر 53

ترجمہ: بے شک وہی معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

انسان خطا کا پُتلا ہے۔ شیطان، نفس یا ماحول سے مغلوب ہو کر بالآخر گناہ کر بیٹھتا ہے سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے کوئی بھی انسان گناہوں سے معصوم نہیں اس لیے اس سے گناہ کا ہو جانا خلاف عقل نہیں۔ گناہ کے بعد اب یہ معافی مانگنا چاہتا ہے تو اب ضروری ہے کہ یہ ایسی ذات کے سامنے ہاتھ پھیلائے جو معاف کرنے والی ہو اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

8 ... سمیع علیم:

قرآن کریم میں ہے: إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

سورۃ الحجرات آیت نمبر 1

ترجمہ: بے شک اللہ ہر کسی کی ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے۔

جس سے دعاء مانگی جا رہی ہو وہ اس کو سن بھی سکتا ہو اور جانتا بھی ہو کہ کیا مانگا جا رہا ہے؟ اور جو مانگا جا رہا ہے وہ دینا بھی ہے یا نہیں؟ اس لیے ایسی ذات سے دعاء مانگنے کا حکم ہے جو سنتی بھی اور جانتی بھی ہے۔ سننے کے مفہوم میں بہت زیادہ وسعت ہے ہر کسی کی ہر وقت سنے اور علم کے مفہوم میں بھی بہت وسعت ہے کہ ہر کسی کی ہر زبان کی ہر بات کو جانے بلکہ اس میں بھی مزید وسعت ہے کہ وہ یہ بھی جانتا ہو کہ کسے، کس وقت، کیا اور کیسے دینا ہے؟ اور کسے، کب، کیا اور کون سی چیز نہیں دینی؟

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ کی روشنی میں یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ ہمیں دعاء مانگنے کی ضرورت کیوں ہے؟ اور یہ کہ دعاء کس سے مانگنی ہے؟ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے دعاء مانگنے کی کون سی وجوہات ہیں؟

ان شاء اللہ آئندہ چند صفحات میں دعاء سے متعلقہ دیگر اہم امور پر بات ہو گی جس میں دعاء مانگنے کا حکم، کیفیت دعاء، دعاء کے درجات، دعاء کے اسباب، قبولیت دعاء کے اوقات، کن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کن کی نہیں؟ مختلف مواقع پر مانگی جانے والی مسنون دعائیں، دعاء میں کیا مانگ سکتے ہیں اور کیا نہیں؟ اسی طرح خود مانگنا اور دوسروں سے دعاء کی درخواست کرنا، وسیلہ کے ساتھ دعاء کرنا اور بغیر وسیلہ کے مانگنا، انفرادی اور اجتماعی دعاء، کن مواقع پر ہاتھ اٹھا کر مانگی ہے کہاں نہیں؟ وغیرہ۔

دعاء مانگتے وقت

اللہ تعالیٰ جب کسی پر اپنا کرم فرماتے ہیں تو اس کو اپنی ذات سے دعاء مانگنے کی توفیق نصیب فرماتے ہیں۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ضروریات سے بے نیاز ہو ان کا تعلق خواہ دنیا کی ضروریات سے ہو یا آخرت کی ضروریات سے ہو۔

انسان کو ہدایت، نعمت، عزت، رزق، شہرت، مال و دولت اور وسائل درکار ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ دنیا کی خوشیاں حاصل کر سکے اور ایسے اسباب سے بچاؤ کی بھی ضرورت ہوتی ہے جن کی وجہ سے خوشیاں برباد ہو جاتی ہیں بالکل اسی طرح آخرت میں اللہ کے انعام واکرام، ابدی کامیابی، دائمی خوشیاں، جنت اور رضاء الٰہی کی ضرورت ہو گی، جو محض اس کے فضل و احسان، شفاعت اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ نیک اعمال کی کثرت سے نصیب ہو گی۔ اور یہ سب خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہیں، اس لیے اسی ذات سے مانگنے کا حکم قرآن کریم اور متعدد احادیث مبارکہ میں موجود ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ہے: وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُونِی۔

سورۃ غافر، آیت نمبر 60

ترجمہ: اور کہا تمہارے رب نے کہ مجھ سے (دعا) مانگو۔

اب آتے ہیں اس بات کی طرف کہ دعاء کرتے وقت انسان کی کیفیت کیا ہونی چاہیے؟

1... ہم محتاج ہیں:

سب سے پہلے تو اس کو اپنی سب سے بڑی ضرورت تسلیم کرنا چاہیے کہ ہم محتاج ہیں دنیا میں صرف اسباب اختیار کرنے کے پابند ہیں نتیجہ اور انجام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

2... رحم و کرم کا یقین:

دل میں اللہ کی عظمت و بزرگی، قدرت و طاقت، رحم و کرم، فضل و احسان، جود و کرم اور محبت و رافت کو جمانے کی کوشش کریں کیونکہ تمام اختیارات اللہ تعالی ہی کے پاس ہیں، اگر وہ چاہے گا تو میری حاجت پوری ہو گی، میری مشکل حل ہو گی، میری مصیبت ٹلے گی، مجھے کامیابی ملے گی اور مجھے خوشی نصیب ہو گی۔ ورنہ ذلت و خواری، مصائب و مشکلات اور ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ دل میں اللہ کی محبت اور رحمت کے غلبے کا تصور پختہ کریں، یہ یقین پیدا کریں کہ جس ذات سے میں مانگ رہا ہوں وہ ذات مجھے عطاء کرے گی وہ کسی کی محتاج نہیں۔

3... اللہ کے خزانے کم نہیں ہوتے:

اس کے خزانے بہت زیادہ ہیں اگر ساری کائنات مل کر بھی اس سے مانگے تب بھی اس کے خزانوں میں کچھ بھی کمی نہیں آتی۔ اپنے گناہوں کی ندامت کا احساس ساتھ ساتھ کرتے رہیں ہم اس قابل نہیں کہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائیں، بلکہ ہمیں تو ندامت کی وجہ سے اس کے حضور ہاتھ باندھے کھڑا رہنا چاہیے، یہ تو اس کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے دربار میں ہاتھ پھیلانے کی توفیق دی ہے۔

4... احساس و اظہار ندامت:

احساس ندامت کی وجہ سے اگر دل بھر آئے اور رونا آجائے تو رو دیجیے اور

اگر دل کی سختی اس قدر زیادہ ہو گئی ہے کہ رونا نہیں آرہا تو رونے والی شکل بنالیں۔

5... قبولیت کا یقین رکھیں:

پھر لجاجت سے مانگیے، اللہ کی ذات سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے ناز و انداز سے مانگیے پھر دل میں دعاء کی قبولیت کا یقین پیدا فرمائیں کیونکہ دعاء مانگنے والوں کے خالی ہاتھ جب اللہ کی بارگاہ میں اٹھتے ہیں تو اللہ رب العزت ان اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتے۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّکُمْ تَبَارَکَ وَتَعَالَی حَیِیٌّ کَرِیمٌ یَسْتَحْیِی مِنْ عَبْدِہِ إِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ إِلَیْہِ أَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا۔

سنن ابی داؤد، باب الدعاء حدیث نمبر 1490

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب مہربان اور حیا کرنے والا ہے، بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھوں کو واپس لوٹانا حیا کے خلاف سمجھتے ہیں۔

دل اللہ کی طرف متوجہ رکھیں

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انسان جب دعاء مانگنے کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اسے چاہیے کہ اس وقت دل کو اللہ کریم کی رحمت اور محبت کی طرف خوب اچھی طرح متوجہ کرنے کی کوشش کرے۔

غفلت کے ساتھ دعاء نہ مانگیں:

دعاء مانگتے وقت اپنے دل کو غفلت اور بے پرواہی سے پاک کریں کیونکہ لاپرواہ اور غافل دل والی دعاء اللہ کریم اپنی بارگاہ میں قبول ہی نہیں فرماتے۔

حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات، حدیث نمبر 3401

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے دعاء مانگو تو اس کے قبول ہونے کا یقین رکھو! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعاء کو قبول نہیں فرماتے جو غافل اور لاپرواہ دل سے مانگی جائے۔

حدیث مبارک میں غور فرمائیے کہ دعاء اگرچہ ظاہری عمل ہے دیکھنے میں

ہاتھ اٹھانا، منہ ہلانا، زبان سے مانگنا سب کچھ نظر آ رہا ہوتا ہے لیکن یہ قبول اس وقت ہوتی ہے جب دل اور باطن کو غفلت اور لاپرواہی کی کیفیت سے پاک کر لیا جائے۔ غفلت اور لاپرواہی ایسا خطرناک روحانی مرض ہے جو دیکھنے میں نظر بھی نہیں آتا اور اس کی وجہ سے انسان دعاء کی قبولیت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

آج ہماری بدقسمتی دیکھیے کہ ہم سب اس موذی مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔ عبادات کے وقت بلکہ اہم العبادات نماز میں بھی ہماری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہوتی، دلِ غافل دنیا کے بکھیڑوں میں اتنا الجھا ہوا ہوتا ہے کہ کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ ہم اللہ کے حضور اس کے ایک اہم فریضے کی ادائیگی کے لیے کھڑے ہیں، ہم اس سے کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا مانگ رہے ہیں؟

حالانکہ حق تو یہ بنتا ہے کہ ہم مکمل توجہ اور دل جمعی کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑے ہوں، ہمیں معلوم ہو کہ ہم اس سے کیا مانگ رہے ہیں؟ اللہ کریم ہمیں ایسی عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ زبان کے ساتھ ساتھ دل بھی اللہ کی یاد میں مشغول ہو۔ غفلت اور لاپرواہی جیسے روحانی مرض کی اصلاح کی فکر نصیب فرمائے اور اپنے نیک بندوں کی صحبت کی برکت سے دل غافل کو دل ذاکر بنائے۔ دل سے غفلت اور لاپرواہی کو دور کر کے کامل توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیئے۔

یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین فرمائیں کہ مختلف حالتوں میں دعاء مانگنے کے طریقے بھی مختلف ہیں:

ہاتھ اٹھائے بغیر دعاء مانگیں:

بعض مقامات ایسے ہیں جہاں پر ہاتھ اٹھائے بغیر دعاء مانگی جاتی ہے، جیسے صبح اٹھتے وقت کی دعاء، بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا، وہاں سے نکلتے وقت کی دعاء، وضو شروع کرتے وقت اور وضو کے بعد کی دعاء، اذان کے بعد کی دعاء، گھر سے نکلنے کی

دعاء، گھر میں داخل ہونے کی دعاء، مسجد داخل ہونے کی دعاء، مسجد سے باہر نکلنے کی دعاء، بازار میں داخل ہونے کی دعاء، کھانا کھانے کی دعاء، دودھ پینے کی دعاء، میاں بیوی کے ملاپ کے وقت کی دعاء، رات کو سوتے وقت کی دعاء، وغیرہ وغیرہ۔

یہاں بھی ہاتھ اٹھائے بغیر دعاء مانگیں:

حالت نماز میں کی جانے والی دعاء میں بھی ہاتھ نہیں اٹھانے۔ قیام میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے دوران اهدنا الصراط المستقیم یہ دعاء ہے، چونکہ سورۃ فاتحہ میں انسان اللہ سے دعاء مانگتا ہے اس لیے جب سورۃ فاتحہ مکمل ہو جائے تو آہستہ آواز سے ''آمین'' کہہ لے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ میں نے جو دعاء مانگی ہے اسے تو قبول فرما۔ سجدوں میں دعاء مانگنے کا حکم بھی حدیث پاک میں موجود ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

صحیح مسلم، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث نمبر 1017

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو اپنے رب کی اس وقت زیادہ قربت نصیب ہوتی ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو اس لیے (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعاء مانگو۔

نوٹ: سجدوں میں کی جانے والی دعاء بھی ہاتھ اٹھائے بغیر کرنی ہے۔

دو سجدوں کے درمیان دعاء:

اسی طرح دو سجدوں کے درمیانی وقت میں بھی دعاء کے مختلف الفاظ احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔ لیکن یہاں بھی ہاتھ اٹھائے بغیر دعاء مانگنی ہے، ہاتھ اٹھا کر نہیں مانگنی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

جامع الترمذی، باب مایقول بین السجد تین، حدیث نمبر 262

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں کے درمیان یہ دعاء فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کو پورا فرما، مجھے عافیت نصیب فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے رزق عطاء فرما۔

نوٹ: دو سجدوں کے درمیان دعاء کے مختصر الفاظ بھی منقول ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...
وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي

سنن نسائی، باب الدعاء بین السجد تین، حدیث نمبر 1145

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي

اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما۔ اے میرے پروردگار میری مغفرت فرما۔

اسی طرح آخری تشہد میں درود پاک کے بعد بھی دعاء کے مختلف الفاظ حدیث پاک میں موجود ہیں۔

تشہد کے بعد والی دعاء:

تشہد میں درود پاک کے بعد والی دعاء کے بارے ضابطہ یہ ہے کہ ہر وہ دعاء جس کے الفاظ قرآن وسنت میں موجود ہوں وہ مانگی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ جو الفاظ

قرآن و سنت میں موجود نہیں اگرچہ عربی کے ہی کیوں نہ ہوں ان کے ساتھ دعاء نہیں کی جاسکتی۔

ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگیں:

بعض مقامات ایسے ہیں جہاں ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنی چاہیے۔ جیسے فرض نمازوں کے بعد (سوائے جنازہ کے) ، میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد، دینی مجالس کے اختتام پر، حوادثات سے حفاظت کے لیے، خیر و برکت کے لیے، اپنی حاجات کو مانگنے کے لیے دن رات کے کسی بھی حصے میں، وغیرہ۔ چنانچہ احادیث مبارکہ میں ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنے کا بھی ثبوت موجود ہے۔

فائدہ: عموماً ہر وہ مقام جہاں پر دعاء کے الفاظ متعین ہیں وہاں پر ہاتھ اٹھائے بغیر دعاء مانگنا ثابت ہے اور جہاں دعاء کے الفاظ متعین نہیں وہاں ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا ثابت ہے۔

دعاء کے آداب

چند ایسے آداب ذکر کیے جاتے ہیں جن کی وجہ سے دعاء جلد قبول ہوتی ہے۔

1... ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ ...وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا۔

سنن ابی داؤد، باب الدعاء، حدیث نمبر 1491

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگتے وقت اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے... اور دعاء کے وقت انتہائی عاجزی یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلائے۔

2...ہاتھ پھیلا کر دعاء مانگنا:

عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلاَ تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا۔

سنن ابی داؤد، باب الدعاء حدیث نمبر 1488

ترجمہ: حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ سے دعاء مانگو تو اپنی ہتھیلیاں کھول کر دعاء مانگو اور ہاتھ الٹے کر کے دعاء نہ مانگو۔

3... حمد وصلاۃ کے ساتھ دعاء مانگنا:

عَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ... قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات، حدیث نمبر 3399

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعاء مانگنے لگو تو اس کی ابتداء اللہ کی حمد وثناء سے کرو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اس کے بعد جو چاہو مانگو۔

4... امید وخوف کے ساتھ دعاء مانگنا:

يَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا

سورۃ الأنبیاء، آیت نمبر 90

ترجمہ: وہ (انبیاء کرام علیہم السلام) ہم سے رغبت اور ڈر کے ساتھ دعاء کرتے ہیں۔

5... یقین کے ساتھ دعاء مانگنا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ

صحیح بخاری، باب لیعزم المسالۃ، حدیث نمبر 2432

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی دعا مانگتے وقت یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔

6... صفات باری تعالیٰ کے ساتھ دعاء مانگنا:

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

صحیح بخاری، باب الدعاء قبل السلام، حدیث نمبر 834

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی دعاء سکھائیں جسے میں نماز میں مانگوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادتی کی آپ کے علاوہ کوئی بخشنے والا ہے ہی نہیں اپنی طرف سے میری بخشش کا فیصلہ فرما کر میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما۔ بے شک آپ ہی بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

صحیح بخاری، باب دعاء العائد للمریض، حدیث نمبر 5675

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی مریض کو لایا جاتا تو آپ اس کے لیے یوں دعاء مانگتے: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ اے انسانوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ اے شفاء دینے والے ایسی شفاء عطاء فرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

فائدہ: دعاء کے مناسب اللہ کی صفات کا تذکرہ کیا جائے۔ جیسے: یا رحیم ارحمنی، یا کریم أکرمنی، یا شافی اشفنی۔

ترجمہ: اے رحم فرمانے والے مجھ پر رحم فرما، اے کرم فرمانے والے مجھ پر کرم فرما، اے شفاء دینے والے مجھے شفاء عطا فرما۔

7... اپنے لیے دعاء مانگنا:

رَبِّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ

سورۃ نوح، آیت نمبر 28

ترجمہ: اے پروردگار! میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء ان الداعی یبداء بنفسہ، حدیث نمبر 3307

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو یاد کرتے تو اس کے لیے دعاء فرماتے اور ابتداء اپنے سے کرتے۔

نوٹ: یہ اس وقت ہے جب اپنے لیے اور دوسروں سب کے لیے دعاء کرنی ہو اور اگر صرف دوسروں کے لیے دعاء کرنی ہو تو وہاں صرف اسی کے لیے دعاء کریں۔

8... وسیلے کے ساتھ دعاء مانگنا:

وَمِنْ آدَبِ الدُّعَاءِ تَقْدِيمُ الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالتَّوَسُّلُ بِنَبِيِّ اللهِ لِيُسْتَجَابَ.

حجۃ اللہ البالغۃ ج2 ص6

ترجمہ: دُعاء کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کو مقدّم کیا جائے تا کہ دُعاء کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔

9... آمین کے ساتھ دعاء مانگنا:

قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ... خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ؟ قَالَ بِآمِينَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ۔

سنن ابی داوٗد، باب التامین وراء الامام، حدیث نمبر 939

ترجمہ: حضرت ابو زہیر نُمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ... ایک رات ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے تو ہمارا گزر ایک ایسے آدمی کے قریب سے ہوا جو نہایت الحاح وزاری (رورو کر) سے دعاء مانگ رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور اس کی دعاء کو سنتے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں مخاطب کر کے) فرمایا: اگر اس نے دعاء کا اختتام صحیح کیا تو اس کی دعاء ضرور قبول ہو گی۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کی مزید وضاحت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین کے ساتھ۔ اگر اس نے آمین کے ساتھ دعاء ختم کی تو اس کی دعاء ضرور قبول ہو گی۔

10... دعاء کے آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرنا:

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَدَّ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

مستدرک علی الصحیحین، حدیث نمبر 1967

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعاء کے لیے ہاتھ پھیلاتے تو نیچے کرنے سے پہلے انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگتے وقت بہتر یہ ہے کہ باوضو اور قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں، جب دعاء کے لیے ہاتھ اٹھائیں تو اپنے آپ کو سمجھائیں اور دل میں یہ احساس پیدا کریں کہ میں جس ذات کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا رہا ہوں وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھنے والی ہے، وہ ضرور میری حاجات وضروریات کو پورا فرمائے گی۔ اسی ذات نے احسان کرتے ہوئے مجھے انسان بنایا پھر مزید احسان یہ فرمایا کہ مجھے مسلمان بنایا، اس سے بھی بڑا احسان یہ فرمایا کہ مجھے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا، اس ذات کا ہی احسان ہے کہ اسلامی احکامات پر عمل کی توفیق عطاء فرمائی، اسی ہی کا احسان ہے کہ مجھے عقل، سمجھ اور شعور عطاء کیا، اسی کا احسان ہے کہ مجھے اپنے در کا محتاج بنا کر غیروں سے مستغنی فرمایا اور مجھے اس بات کی توفیق نصیب فرمائی کہ آج پھر مجھے اپنی بارگاہ میں دعاء مانگنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ اس کے احسانات مجھ پر برابر جاری وساری ہیں۔

ان غلطیوں سے بچیں:

دعاء مانگتے وقت ہاتھ ایسے اٹھانے چاہییں کہ انسان کے عمل سے عاجزی کا اظہار، طلب کا شوق اور ضرورت کا احساس محسوس ہو۔ لیکن غفلت اور لاپرواہی کے ساتھ یوں دعاء کی جارہی ہوتی ہے جیسے کوئی رسم پوری کی جارہی ہو، ہاتھ پر ہاتھ رکھنا، انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا، ہاتھوں سے کھیلتے رہنا، ہاتھوں کو بند کر لینا وغیرہ۔ یہ سب غفلت اور بے توجہی کی وجہ سے ہوتا ہے، جسے دور کرنے کی شدید ترین ضرورت ہے۔

قرآنی دعاؤں کا اسلوب

قرآن میں موجود دعاؤں کا اسلوب یہ بتاتا ہے کہ دعاء کے وقت انسان کو بے بسی اور ندامت کا اظہار کرنا چاہیے، چند انبیاء کرام کی دعائیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی دعاء:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

سورۃ الاعراف آیت نمبر 23

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم سے غلطی ہوگئی اگر آپ نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعاء:

أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ

سورۃ القمر، آیت نمبر 10

ترجمہ: میں مغلوب ہوں میری مدد فرما۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا۔

سورۃ نوح، آیت نمبر 28

ترجمہ: پروردگارا! مجھے، میرے والدین کو اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر

میں داخل ہو اور تمام ایمان والے مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور کافروں کی ہلاکت وبربادی میں مزید اضافہ فرما۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعاء:

أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

سورۃ الأنبیاء، آیت نمبر 83

ترجمہ: مجھے بیماری لگ گئی ہے اور آپ رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔(مجھ پر بھی رحم فرما اور میری بیماری کو ختم فرما)

حضرت یونس علیہ السلام کی دعاء:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

سورۃ الانبیاء، آیت نمبر87

ترجمہ: آپ ہی معبود حقیقی ہیں آپ بھول چوک سے بھی پاک ہیں میں سراپا خطاء ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاء:

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

سورۃ القصص، آیت نمبر16

ترجمہ: اے میرے رب! مجھ سے خطاء ہو گئی، میری مغفرت فرما۔

خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء:

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

سورۃ المومنون، آیت نمبر118

ترجمہ: اے میرے پروردگار! معاف فرما اور رحم فرما اور تو سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے۔

قبولیت دعاء کے اوقات

اللہ تعالیٰ زمان و مکان کے خالق و مالک ہیں، تمام اوقات اور مقامات اسی ہی کے پیدا کردہ ہیں، ان میں بعض اوقات و مقامات ایسے ہیں جن میں کی جانے والی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ بہت جلد نصیب ہوتا ہے۔ اللہ کریم کے احسان و کرم کا معاملہ دیکھیے کہ ان قیمتی اوقات و مقامات میں سے بعض تو ہمیں زندگی میں کئی بار اور بعض بار بار نصیب فرماتے ہیں لیکن ہماری غفلت و سستی کی انتہاء بھی دیکھیے کہ ان لمحات و مقامات کی قدر نہیں کرتے اور انہیں ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنے انعامات و احسانات کی قدر کرنے توفیق عطاء فرمائے۔ ذیل میں چند ایسے اوقات و مقامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن میں دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔

رات کو بیداری کے وقت:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ۔

صحیح بخاری، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، حدیث نمبر 1154

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہوا اور یہ کلمات پڑھے :

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

اس کے بعد یوں دعا کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اے اللہ میری مغفرت فرما

راوی کہتے ہیں کہ یا اس نے دعاء مانگی تو اس کی دعاء کو قبول کیا جاتا ہے۔

تہجد کے وقت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ...يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

صحیح بخاری، باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل، حدیث نمبر 1145

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعاء مانگے میں اس کی دعاء کو قبول کروں۔

اذان اور قتال فی سبیل اللہ کے وقت:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

سنن ابی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء، حدیث نمبر 2540

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو وقت ایسے جن میں دعاء رد نہیں کی جاتی یا بہت کم رد کی جاتی ہے: اذان کے وقت دعاء اور جہاد فی سبیل اللہ کے وقت کی جانے والی دعاء۔

فائدہ: اذان کے وقت سے مراد اذان کے بعد والا وقت ہے۔

اذان واقامت کے درمیانی وقت:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی الدعاء بین الاذان والا قامۃ، حدیث نمبر 521

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں مانگی جانے والی دعاء رد نہیں کی جاتی۔

فرض نمازوں کے بعد:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ

جامع الترمذی، باب، حدیث نمبر 3499

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سی دعاء جلد قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد (کی جانے والی دعاء)

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا:

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَ كَذَا۔

جامع الترمذی باب ماجاء فی التشخع فی الصلوٰۃ

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ایسی ہے، ایسی ہے۔(یعنی ناقص ونا مکمل ہے۔)

سجدے کے وقت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

صحیح مسلم، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث نمبر1017

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنے رب کے قرب کو زیادہ حاصل کرنے والا ہوتا ہے تو (اس وقت) کثرت سے دعاء مانگا کرو۔

آزمائش اور پریشانی کے وقت:

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الحُوتِ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ۔

جامع الترمذی، باب، حدیث نمبر3505

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعاء جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی (وہ یہ تھی) لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ اس لیے (آزمائش اور پریشانی کے وقت) جو مسلمان انہی الفاظ سے اللہ سے دعاء کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاء کو ضرور قبول فرماتے ہیں۔

مریض کی عیادت اور جنازہ کے وقت:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ۔

صحیح مسلم، باب مایقال عند المریض والمیت، حدیث نمبر 1527

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مریض کی عیادت کے لیے یا کسی میت کے جنازے پر جاؤ تو اچھی بات کہو (اس کے لیے دعاء مانگو) اس لیے کہ فرشتے تمہاری باتوں (دعاؤں) پر آمین کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

صحیح بخاری، باب دعاء العائد للمریض، حدیث نمبر 5675

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی مریض کو لایا جاتا تو آپ اس کے لیے یوں دعاء مانگتے: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ اے انسانوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ اے شفاء دینے والے ایسی شفاء عطاء فرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

بارش برسنے کے وقت:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ... وَوَقْتُ الْمَطَرِ.

سنن ابی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء، حدیث نمبر 2540

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور بارش کے وقت (کی جانے والی دعاء رد نہیں ہوتی)۔

ہر حالت میں دعاء:

خوشی کی حالت ہو یا غمی کی ہر حالت میں دعاء کریں بلکہ اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی پریشانی کے وقت کی دعائیں جلد قبول ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ خوشی کی حالت میں دعاء کثرت سے کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

جامع الترمذی، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، حدیث نمبر 3382

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو مصیبت اور تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعاء کو قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ خوشی کی حالت میں بھی کثرت کے ساتھ دعاء کرتا رہے۔

نوٹ: یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر وہ دعاء جس کی تعلیم سنت میں موجود ہو یعنی مسنون دعائیں وہ ضرور قبول ہوتی ہے، کیونکہ اللہ کریم سنت کو پسند بھی فرماتے ہیں اور قبول بھی۔ جو چیز سنت میں موجود ہو وہ بھی قبول فرماتے ہیں۔ اس لیے مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے بطور خاص مذکورہ بالا اوقات میں دعائیں ضرور کرنی چاہیے۔

جن کی دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو امتحان کی اور آخرت کو جزاء وسزا کی جگہ بنایا ہے، یہاں آزمائش کے لیے خوشیاں بھی عطاء کی ہیں کون ان کو میری نعمت اور احسان سمجھ کر شکر ادا کرتا ہے اور غم بھی پیدا فرمائے ہیں کون ان کو اپنی غلطی سمجھ کر میری طرف رجوع کرتا ہے؟

انسان کو دنیا میں یہ دونوں چیزیں نصیب ہوتی ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ صرف اس کو غم ہی یاد رہتے ہیں، پریشانی کے آزمائشی لمحات میں اپنے رب سے گلے شکوے، شکایتیں اور ناشکری ہی کرتا ہے، اس ذات کی طرف سے ملنے والی خوشیوں اور نعمتوں کو سرے سے بھلا دیتا ہے بلکہ ان کو اللہ کا محض فضل، احسان اور کرم سمجھنے کے بجائے اپنا "کمال" سمجھتا ہے۔

اے کاش! ہمیں اپنی ان دونوں غلطیوں کا احساس ہو سکے، خوشیوں کو اس کی عطاء سمجھیں اور شکر ادا کریں، مصائب اور پریشانیوں کو بھی اللہ کا انعام سمجھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو دنیاوی آزمائشوں میں مبتلا کرتے ہیں تو اس کی دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازتے ہیں، یہ اس ذات کا کرم، بے پناہ کرم اور محض کرم ہی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ہم اللہ کی

مخلوق، اس پر ایمان لانے اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ وہ ذات ہم سے پیار کرتی ہے، دنیا میں خوشیاں عطاء کر کے آخرت کی حقیقی خوشیوں کا احساس دلاتی ہے کہ دیکھو دنیا کی خوشیاں عارضی ہیں ان کے ختم ہونے کا دھڑکا سا لگا رہتا ہے، چھن جانے کا خوف دامن گیر رہتا ہے، جبکہ آخرت کی خوشیاں مستقل ہیں، ان کے ختم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کوئی چھین نہیں سکتا ہے۔

اسی طرح وہ ذات دنیاوی پریشانیاں دے کر آخرت کی حقیقی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کا موقع دیتی ہے کہ دیکھو تم دنیا کی پریشانیوں کو جو وقتی اور عارضی ہیں ان کو برداشت نہیں کر سکتے تو آخرت کی لمبی پریشانیاں کیسے برداشت کر سکو گے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں جھنجوڑنے اور غفلت سے دور کرنے کے لیے تنبیہ کے طور پر چند پریشانیوں سے دوچار کرتے ہیں تاکہ یہ بندے آخرت کی بڑی اور لمبی پریشانیوں سے بچنے کی وہ تدابیر اختیار کر سکیں جو میرے احکامات اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں موجود ہیں بلکہ قرآن وسنت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عین اس وقت بھی جب کسی مسلمان پر مصائب ومشکلات نازل ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی وہ اللہ کے کرم کے سایہ میں ہوتا ہے اگر وہ کسی گناہ کی وجہ سے اس پر نازل ہو رہی ہیں تو سنبھلنے کا موقع مل رہا ہوتا ہے بلکہ اس شخص کو اس وقت اللہ تعالیٰ ایک بہت بڑی نعمت عطاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی دعاء کو قبول فرماتے ہیں۔

ذیل میں ہم چند ایسے اشخاص کا تذکرہ کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی پریشانی سے دوچار کر کے ان کی دعاؤں کو جلد قبولیت کا شرف عطاء فرماتے ہیں۔

بے بس کی دعاء:

انسان کی زندگی میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ وہ بالکل بے بس ہو جاتا ہے، یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب اللہ کریم اس کی دعاء کو قبول فرماتے ہیں اس لیے بھرپور

کوشش کرنی چاہیے کہ ایسے وقت کو خدا کی ناشکری میں ضائع کرنے کے بجائے دعائیں مانگنے میں خرچ کیا جائے ۔

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

سورۃ النمل آیت نمبر 62

ترجمہ: (بھلا اللہ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے ؟جو) بے کس و بے بس انسان کی دعاء کو قبول اور اس سے حالات کی سختی کو دور فرماتا ہے۔

مریض کی دعاء:

انسانی زندگی میں کبھی صحت غالب آتی ہے اور کبھی مرض غلبہ پا لیتا ہے لیکن جب انسان کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاء کو قبول فرماتے ہیں، مرض اس کے گناہوں کا کفارہ اور بلندی درجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ہاں اللہ سے صحت کی دعاء مانگنی چاہیے لیکن اگر مرض آ بھی جائے تو انسان کی دعاء اللہ جلد قبول فرماتے ہیں۔ علاج کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا بھرپور اہتمام کرنا چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ

شعب الایمان للبیہقی، فصل فی ذکر مافی الاوجاع والامراض، حدیث نمبر 9555

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض جب تک حالت مرض میں رہتا ہے تو اس کی دعاء رد نہیں کی جاتی (بلکہ قبول ہوتی رہتی ہے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودُوا الْمَرْضَى وَمُرُوهُمْ فَلْيَدْعُوا لَكُمْ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيضِ مُسْتَجَابَةٌ

الدعاء للطبرانی، باب ماجاء فی دعاء المریض لعوادہ، حدیث نمبر 1136

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریضوں کی عیادت کیا کرو اور ان سے اپنے لیے دعاء کی درخواست کیا کرو کیونکہ مریض کی دعاء قبول ہوتی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مریض کو اپنے لیے بھی دعاء کرنی چاہیے اور عیادت کے لیے آنے والوں کو بھی مریض سے دعاء کی درخواست کرنی چاہیے۔

مظلوم، مسافر اور باپ کی دعاء:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ۔

جامع الترمذی، باب ماذکر فی دعوۃ المسافر، حدیث نمبر 3370

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں قبول ہوتی ہیں: مظلوم کی دعاء، مسافر کی دعاء اور والد کی دعاء اپنی اولاد کے حق میں۔

مظلوم:

اللہ تعالیٰ ظلم کو پسند نہیں فرماتے۔ جو کسی کو ناحق ستائے تکلیف دے اسے ظالم کہتے ہیں اور جس کو ناحق ستایا جائے تکلیف دی جائے وہ مظلوم کہلاتا ہے اس وقت دنیا میں مسلمان بڑی تعداد میں مظلومیت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ حدیث مبارک میں مظلوم کی بددعاء سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک اور حدیث میں مظلوم کی دعاء کو مستجاب کہا گیا ہے یعنی اللہ کے ہاں مظلوم کی دعاء جلد قبول ہونے والی ہے۔

مسافر:

انسان کا جسم راحت کا خواہش مند ہوتا ہے لیکن حالت سفر میں اسے

صعوبت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اللہ کریم کا کرم دیکھیے کہ انسان پر سفر کی ہلکی سے پریشانی آتی ہے تو اللہ اس پر اپنا کرم یہ فرماتے ہیں کہ اس کی دعاء کو جلد قبول فرما لیتے ہیں۔

والد:

اولاد اللہ کی نعمت ہے، اللہ جسے یہ نعمت عطاء فرماتا ہے تو اس کی ذمہ داریاں بھی بڑھا دیتا ہے: پرورش، رہائش، خوراک، تعلیم، تربیت اخلاق، ادب اور دینی احکامات پر عمل کی پابندی کرانا یہ والدین پر اولاد کے بنیادی حقوق ہیں۔ ان حقوق کی ادائیگی میں بسا اوقات انسان کو پریشانیاں بھی لاحق ہوتی ہیں، ایسے وقت میں ایک باپ کی دعاء کو اللہ تعالیٰ جلد قبول فرماتے ہیں۔

عادل حکمران، روزہ دار اور مظلوم کی دعاء:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ دُونَ الْغَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ بِعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین طرح کے لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں: عادل حکمران، روزہ دار اور مظلوم کی دعاء قیامت کے دن بادلوں کے اوپر چلی جائے گی اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے میری عزت کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہو۔

عادل حکمران:

جس کو کسی قوم پر حاکم بنادیا جائے، تو اس قوم کو انصاف فراہم کرنا حاکم کے

ذمہ ہوتا ہے، معاشرے میں جرائم کی کثرت اور مجرموں کا طاقتور ہونا ایک زمینی حقیقت ہے، ایسے میں انصاف کی فراہمی سب سے مشکل کام ہوتا ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس مشکل مرحلے سے گزارتے ہیں تو اس کو دنیا میں یہ انعام عطاء فرماتا ہے کہ ایسے شخص کی دعاء کو جلد قبول فرماتے ہیں۔

روزہ دار:

روزے میں صبح صادق سے غروب آفتاب بھوک، پیاس اور جائز جنسی تعلقات سے رکنا ہوتا ہے اگرچہ یہ کچھ وقت کے لیے ہوتا ہے صبح سحری میں بھی کھانا وغیرہ کی اجازت ہوتی ہے اور شام کو افطاری میں بھی کھانے پینے کا حکم ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں اللہ کو راضی کرنے اور اس کا حکم ماننے کے لیے جو برداشت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ کھانے پینے کی تمام چیزیں سامنے رکھی ہوئی ہیں لیکن بندہ کچھ نہیں کھا رہا اس پر اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی یہ انعام عطاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی دعاء کو قبول فرماتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا حدیث مبارک میں تیسرا طبقہ مظلومین کا ہے چونکہ اس بارے پہلی حدیث میں بات ہو چکی ہے اس لیے دوبارہ ذکر نہیں کی جا رہی۔

غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی دعاء:

میدان کارزار میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جذبہ سرفروشی کے ساتھ سربکف سپاہی مشکل حالات کا سامنا کرتا ہے، ان مشکلات پر اللہ تعالیٰ یہ انعام عطاء فرماتے ہیں کہ اللہ ایسے شخص کی دعاء کو قبول فرماتے ہیں۔ حج اور عمرہ کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ یہ سعادت نصیب فرماتے ہیں کہ ان کی دعاؤں کو جلد قبول فرماتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ

فَأَعْطَاهُمْ۔

سنن ابن ماجہ، باب فی فضل دعاء الحاج، حدیث نمبر 2884

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غازی فی سبیل اللہ، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں ان کو اللہ نے پکارا تو انہوں نے لبیک کہا وہ اللہ سے دعاء مانگتے ہیں تو اللہ ان کو عطاء فرماتے ہیں۔

ذاکر، مظلوم اور عادل حکمران کی دعاء:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَهُمُ الذَّاكِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ۔

الدعاء للطبرانی، باب دعاء المظلوم، حدیث نمبر 1316

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں کی دعاء اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتے: کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا، مظلوم اور انصاف کرنے والے حکمران کی دعاء۔

ذکر اللہ کرنے والا:

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بے پناہ فضائل و مناقب اور اس کے فوائد و ثمرات ہیں۔ جن میں سے کچھ کا تذکرہ میں اپنی کتاب وعظ و نصیحت جلد اول میں کر چکا ہوں وہاں دیکھ لیے جائیں۔ ایسا شخص جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی دعاء بھی اللہ جلد قبول فرماتے ہیں۔

نوٹ: مظلوم اور عادل حکمران کی بات پہلے گزر چکی ہے اس لیے مذکورہ بالا حدیث کے تحت ذکر نہیں کی جا رہی۔

عدم موجودگی میں دعاء:

کسی کے سامنے اس کی اچھائی بیان کرنا بھی اچھی بات ہے لیکن اس میں کبھی دنیاوی اغراض ومقاصد کو دخل ہوتا ہے اور جو دعاء اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں کی جائے اس میں یہ شائبہ بھی نہیں ہوتا اس اخلاص کی وجہ سے اللہ تعالی ایسے مسلمان کی دعاء کو قبول فرماتے ہیں جو اپنے ایک مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کرے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

صحیح مسلم، باب فضل الدعاء للمسلمین بظہر الغیب، حدیث نمبر 7027

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعاء کرتا ہے تو ایک مقرر فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ جو تو نے اپنے بھائی کے لیے مانگا ہے اللہ تجھے بھی وہی عطاء کرے۔

دعاء میں وسیلہ

اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگتے وقت نیک اعمال اور نیک اشخاص کا توسل (وسیلہ پیش کرنا) قرآن و سنت کی روشنی میں جائز بلکہ مستحب (پسندیدہ)، اقرب الی الاجابۃ (قبولیت کے زیادہ قریب) اور آداب میں سے ہے۔

شریعت میں توسل سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے، وہ چاہے ہر اُس نیک عمل کے ساتھ حاصل کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو، مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، ذکر اذکار، تلاوت، نفلی عبادات، سماجی و رفاہی خدمات، لوگوں سے حسن سلوک وغیرہ یا پھر اہل اسلام کی مقدس شخصیات انبیاء کرام، صحابہ و اہل بیت عظام اور اولیاء اللہ کو وسیلہ بنا کر حاصل کیا جائے۔

اس بات کو آسان انداز میں سمجھنے کے لیے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ توسل دو طرح کا ہوتا ہے، توسل بالاعمال اور دوسرا توسل بالذات۔

توسل بالاعمال:

هُوَ التَّقَرُّبُ إِلَى اللهِ تَعَالىٰ بِطَاعَتِهِ وَعِبَادَتِهِ وَاِتِّبَاعِ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَبِكُلِّ عَمَلٍ يُّحِبُّهُ اللهُ وَيَرْضَاهُ.

التوصل الی حقیقۃ التوسل

ترجمہ: وسیلہ بالاعمال سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت، عبادت، اس کے انبیاء و

رسل کی اتباع اور ہر اس عمل کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور اللہ اس سے راضی ہو۔

توسل بالذات:

وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِاَحَدٍ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ الْعِظَامِ جَائِزٌ بِاَنْ یَّکُوْنَ السُّوَال مِنَ اللہِ تَعَالیٰ وَ یَتَوَسَّلَ بِوَلِیِّہٖ وَ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

امداد الفتاویٰ، ج6 ص327

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی ولی کی ذات سے وسیلہ کیا جائے جس کی صورت یہ ہے کہ مانگا تو اللہ تعالیٰ ہی سے جائے لیکن واسطہ ولی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔

توسل میں دعاء مانگی اللہ ہی سے جاتی ہے لیکن جب نیک اشخاص خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کا وسیلہ دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی لاج رکھتے ہوئے دعاء کو جلد قبول فرماتے ہیں۔

اھل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ:

اسی طرح اھل السنۃ والجماعۃ دیوبند کی متفقہ دستاویز "المھند علی المفند" میں ہے درج ہے :

عِنْدَنَا وَعِنْدَ مَشَایِخِنَا یَجُوْزُ التَوَسُّلُ فِی الدَّعْوَاتِ بِالْأَنْبِیَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ مِنَ الْأَوْلِیَاءِ وَ الشُّھَدَاءِ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ فِیْ حَیَاتِھِمْ وَ بَعْدَ وَفَاتِھِمْ بِأَنْ یَقُوْلَ فِیْ دُعَائِہٖ:اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَتَوَسَّلُ إِلَیْكَ بِفُلَانٍ أَنْ تُجِیْبَ دَعْوَتِیْ وَ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔۔إِلیٰ غَیْرِ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعا میں انبیاء، اولیاء، شہداء

اور صدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی، آدمی یوں دعاء کرے: اے اللہ! فلاں بزرگ کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما اور میری اس ضرورت کو پورا فرما۔

نوٹ: توسل بالاعمال اور توسل بالذوات کے جائز ہونے پر یوں تو بہت زیادہ دلائل ہیں لیکن یہاں پر ہم صرف تین دلیلیں ذکر کرتے ہیں، پہلی توسل بالاعمال کی اور دوسری دو توسل بالذوات کی۔

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى (فَنَاءَ) بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ (فَحَمَلْتُ) لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ (عَلَى) نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ (أَلْمَمَتْ) بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ

عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ أَدِّ (أَدِّي) إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ (أَجْلِكَ) مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَسْتَهْزِئُ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ.

صحیح بخاری، باب من استاجر اجیر افترک الاجیر اجرہ، حدیث نمبر 2272

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: تم سے پہلی امتوں میں سے تین شخص ایک سفر پر نکلے، دوران سفر رات ہوگئی اور بارش بھی ہونے لگی تو ایک غار میں رات گذارنے کے لیے وہ حضرات داخل ہوگئے؛ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ایک بڑا سا پتھر لڑھک کر نیچے آیا اور غار کے دھانے کو بند کر دیا، یہ دیکھ کر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس آزمائش سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

مشورہ سے یہی طے ہوا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے، چنانچہ وہ اپنے اپنے عمل کے حوالے سے دعائیں کرنے لگے۔ پہلے شخص نے دعاء کرتے ہوئے کہا:

یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور شام کو میں سب سے پہلے انہی کو دودھ پلاتا تھا، ان سے پہلے میں اہل وعیال اور غلام وخادم کو نہیں پلاتا تھا، ایک دن میں اپنے جانوروں کے چارہ کی تلاش میں دور نکل گیا اور جب واپس

آیا تو میرے والدین سو چکے تھے، میں نے دودھ دوہا اور ان کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ گہری نیند میں ہیں، میں نے ان کو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور ان سے پہلے اپنے اہل و عیال اور غلاموں کو پلانا بھی گوارا نہیں کیا، میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں پکڑے، ان کے سرہانے کھڑا، ان کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا، حتیٰ کہ صبح ہو گئی، جب وہ خود بیدار ہوئے تو میں نے انہیں ان کے شام کے حصے کا دودھ پلایا، یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام صرف تیری رضا اور خوشنودی کے لیے کیا تھا۔ تجھے اس کا واسطہ ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما، دعاء کے نتیجے میں وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی، لیکن باہر نکلنا ممکن نہ تھا۔

دوسرے شخص نے دعا کرتے ہوئے کہا: یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میری ایک چچازاد بہن تھی، جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، حتیٰ کہ وہ محبت اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھی، ایک مرتبہ میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا، لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی اور انکار کر دیا، حتیٰ کہ ایک وقت آیا کہ قحط سالی نے اسے میرے پاس آنے پر مجبور کر دیا، میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیے کہ وہ اپنے آپ سے نہ روکے، وہ آمادہ ہو گئی، جب میں تنہائی میں اسے لے گیا وہ ہر طرح سے میرے قابو میں آگئی تھی، یہاں تک کہ وہ میری مکمل دسترس میں تھی اسی دوران اس نے مجھ سے کہا کہ اللہ سے ڈر! اس کے ان الفاظ نے یا اللہ تیرا خوف میرے اوپر طاری کر دیا اور میں اس سے دور ہو گیا، حالانکہ وہ عورتوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، اور میں نفسانی خواہشات کو پورا بھی کر سکتا تھا لیکن تیرے خوف سے میں نے گناہ چھوڑ دیا میں نے سونے کے وہ دینار بھی اس کو دے دیے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی، لیکن باہر نکلنے کا راستہ اب بھی بدستور ناکافی تھا۔

تیسرے شخص نے دعاء مانگتے ہوئے کہا: یا اللہ! تجھے میری حقیقت حال اچھی طرح معلوم ہے، میں نے اپنے کام کے لیے کچھ مزدوروں کو اجرت پر رکھا تھا، سب کی اجرت میں نے ادا کر دی، صرف ایک مزدور ناراض ہو کر اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا، میں نے اس کی مزدوری سے غلہ خریدا، اسے بویا، پھر اس سے بتدریج بکری، گائے اور غلام وغیرہ خریدے، حتی کہ بہت سارا مال جمع ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا کہ اللہ کے بندے! مجھے میری اجرت ادا کر دے، میں نے کہا: یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تجھے نظر آرہے ہیں، یہ سب تیری اجرت کا ثمرہ ہیں، ان سب کے تم مالک ہو، اس نے کہا: اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا ہوں، حقیقت بیان کر رہا ہوں، چنانچہ وہ سارے کا سارا مال لے کر چل دیا، یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کی خاطر کیا ہے، تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ وہ چٹان بالکل ہٹ گئی اور غار کا منہ کھل گیا اور تینوں باہر نکل آئے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔

صحیح بخاری، باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، حدیث نمبر 1010

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے دعاء کرتے اور فرماتے کہ اے اللہ! ہم تیرے پاس تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لے کر آیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیر اب کرتا تھا، اب ہم لوگ اپنے نبی کے چچا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، ہمیں سیر اب فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ سیر اب کئے جاتے (یعنی بارش ہو جاتی)

عن عثمان بن حُنَيْف : أن رجلا ضريرَ البصر أتى النبىَ صلى الله عليه وسلم فقال ادعُ اللهَ لى أن يعافيَنى. فقال إن شئتَ أخرت لك وهو خير وإن شئتَ دعوتُ. فقال ادعه. فأمره أن يتوضأ فيحسن وضوءه ويصلى ركعتين .ويدعو بهذا الدعاء اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ

سنن ابن ماجۃ، باب صلوٰۃ الحاجۃ

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اللہ سے میرے لئے عافیت اور تندرستی کی دعا مانگیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر چاہو تو آخرت کے لئے دعاء مانگوں، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور چاہو تو (ابھی) دعاء کر دوں؟ اس نے عرض کیا:

دعاء فرما دیجئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعاء مانگو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے، اے محمد! میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش میرے بارے میں قبول فرمالیجئے۔

خلاصہ کلام:

خلاصہ یہ کہ دعاء بغیر وسیلے کے بھی قبول ہوتی ہے لیکن نیک اعمال اور نیک اشخاص بالخصوص امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے جلد قبول ہوتی ہے نہ تو وسیلہ فرض اور واجب ہے کہ اس کے بغیر دعاء مانگنا درست نہ ہو اور نہ ہی وسیلہ شرک اور بدعت ہے کہ اس کے ساتھ دعاء مانگنے والا مشرک اور بدعتی ٹھہرے بلکہ مستحب چیز ہے اس کی وجہ سے اللہ کریم جلد اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ افراط و تفریط سے پاک معتدل مسلک اھل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔

دعائیں قبول نہ ہونے کی وجوہات

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی کئی وجوہات ہیں، جن میں سے بعض کا تعلق ہماری بداعمالیوں سے ہے اور بعض کا تعلق اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ساتھ ہے، جو ہمارے اختیار میں ہے ہمیں وہ کام کرنے چاہیے یعنی گناہوں کو چھوڑیں اور جن کا تعلق ہمارے اختیارات کے ساتھ نہیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ساتھ ہے ان پر راضی رہنا چاہیے، اسی میں بہتری ہے، مایوس ہو کر دعاء جیسی عبادت کو چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ مسلسل مانگتے رہنا چاہیے۔ ذیل میں چند وجوہات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حرام خوری اور حرام کاری:

حلال اپنی برکات جبکہ حرام کی اپنی نحوست ہوتی ہے، حلال کھانے سے دل میں نورانیت، اللہ کا خوف، اس کی اطاعت کا جذبہ اور دین پر عمل کی طاقت پیدا ہوتی ہے جبکہ حرام کا لقمہ ان نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۔ وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۔

ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ۔

صحیح مسلم، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب، حدیث نمبر 1686

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہیں اور (اقوال، اعمال اور اخلاق کی) پاکیزگی کو قبول فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیتے ہیں جس بات کا اپنے رسولوں کو حکم دیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے رسولو! پاکیزہ خوراک کھاؤ اور نیک کام کرو بے شک میں تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: اے ایمان والو! جو ہم نے جو رزق دیا ہے اس میں سے پاکیزہ مال کھاؤ۔ پھر اس کے بعد ایک شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر طے کرتا ہے، اس کی حالت یہ ہے کہ سفر کر کر کے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، چہرہ خاک آلود ہے اور وہ ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے: یاربّ! یاربّ! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور حرام سے اس کی پرورش ہوئی تو پھر اس کی دعاء کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے؟

گناہ، جلد بازی اور مایوسی:

شریعت اسلامیہ میں جن کاموں سے روکا گیا ہے وہ کام گناہ ہیں ان کو کرنے سے اللہ ناراض ہوتے ہیں، یہ کہاں کی دانشمندی ہے کہ جس ذات سے مانگنا ہے پہلے اس کی نافرمانی کر کے ناراض کیا جائے اور پھر اس سے مانگا جائے، ایسا کرنا دعاء کے آداب کے خلاف ہے پھر مانگنے میں جلدی کرنا اور مایوس ہو کر اللہ سے مانگنا ہی چھوڑ دینا بہت بڑی غلطی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الِاسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ.

صحیح مسلم، باب یستجاب لا حد کم مالم یعجل، حدیث نمبر 7036

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ کی بات کی دعاء نہ کرے اور نہ ہی قطع رحمی کی دعاء مانگے اور اس کی دعاء اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا اس طرح کہنا کہ میں نے دعاء مانگی (وہ فوراً قبول نہ ہوئی تو) پھر میں نے دعاء مانگی، لیکن وہ بھی قبول نہیں ہوئی۔ پھر وہ دل برداشتہ ہو کر دعاء کو چھوڑ دے۔

شرعی ذمہ داریاں پوری نہ کرنا:

بطور مسلمان ہمارے ذمہ درجہ بدرجہ کچھ شرعی ذمہ داریاں ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا یا انہیں بالکل ہی چھوڑ دینا اللہ کے عذاب اور سزا کو دعوت دینے کے مترادف ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ اللہ دعاؤں کو بھی قبول نہیں فرماتے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، حدیث نمبر 2095

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ فرمان ہے:

اس ذات کی قسم جس کے اختیار میں میری جان ہے تم لوگوں کو نیکی کا ضرور حکم کرتے رہو، اور انہیں برائیوں سے روکتے رہو ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے گا پھر تم دعاء مانگو گے (تو سہی) لیکن اس کو تمہارے حق میں قبول نہیں کیا جائے گا۔

غافل دل کے ساتھ مانگنا:

دعاء مانگتے وقت دل کو اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ کرنا چاہیے، قبولیت کا پورا یقین ہونا چاہیے کیونکہ غفلت اور لاپرواہ شخص کی دعاء کو اللہ قبول نہیں فرماتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات، حدیث نمبر 3401

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے دعا مانگو تو اس کے قبول ہونے کا یقین رکھو! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعاء کو قبول نہیں فرماتے جو غافل اور لاپرواہ دل سے مانگی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ، وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا ۔ قَالُوا: إِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ

مسند احمد، حدیث نمبر 11133

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان ایسی دعاء کرے جس میں گناہ نہ ہو اور قطع رحمی بھی نہ ہو، تو اللہ ربّ العزت تین باتوں میں سے ایک ضرور اُسے نوازتے ہیں: یا تو اس کی دعاء کو اسی طرح جلد قبول فرمالیتے ہیں یا اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کر دیتے ہیں اور یا اس جیسی کوئی برائی اس سے ٹال دیتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعاء مانگا کریں گے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔

صبح وشام کی مسنون دعائیں

چند دعائیں ذکر کی جارہی ہیں، خود بھی پڑھیں اور گھر والوں کو بھی سکھائیں۔

نیند سے بیداری کی دعاء:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

صحیح البخاری، باب مایقول إذا نام

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں نیند دینے کے بعد بیدار کیا اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بیت الخلاء جانے کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

صحیح البخاری، باب مایقول عند الخلاء

ترجمہ: اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، مذکر ہوں یا مؤنث۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ.

سنن ابن ماجہ، باب مایقول إذا خرج من الخلاء

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلیے جس نے مجھے گندگی سے دور رکھا اور عافیت عطا کی۔

وضو شروع کرتے وقت کی دعاء:

بسمِ اللہِ.

سنن أبي داود، باب التسمية على الوضوء

وضو کے درمیان کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی وَوَسِّعْ لِی فِی دَارِی وَبَارِكْ لِی فِی رِزْقِی.

عمل اليوم والليلة للنسائي: ما يقول إذا توضأ

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجیے، میرے گھر میں وسعت عطا فرمایئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمایئے۔

وضو کے آخر کی دعاء:

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُه. اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَوَّابِينَ واجْعَلْنی مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

سنن الترمذي، باب في ما يقال بعد الوضوء

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرما لیجیے۔

گھر سے نکلنے کی دعاء:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ

سنن أبي داود، باب ما يقول الرجل إذا خرج من بيته

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (اپنے گھر سے نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو گناہوں سے میری حفاظت اور نیکی کی طاقت دے سکے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

صحیح مسلم، باب مایقول إذا دخل المسجد

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اذان کا جواب

جب مؤذن اذان دے تو انہی الفاظ میں جواب دے، صرف (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ) کے جواب میں (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلاَّ بِاللّٰہِ) پڑھے، باقی الفاظ کا جواب اسی طرح دے جس طرح مؤذن پڑھتا ہے۔

صحیح مسلم، باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعہ

فائدہ 1: فجر کی اذان میں (اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ) کے بعد (صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ) پڑھے، یا وہی الفاظ پڑھے جو مؤذن نے پڑھے ہیں۔

بدائع الصنائع، فصل وأما بیان ما یجب علی السامعین عند الأذان

فائدہ 2: جب اذان ختم ہو تو یہ پڑھے: أَشْھَدُ أَنْ لاَ إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہُ لاَ شَرِیكَ لَہٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِالإِسْلاَمِ دِیْنًا.

صحیح مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور (میں گواہی دیتا ہوں کہ) محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔ تو اس شخص کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اذان کے بعد دعاء:

أَللّٰھُمَّ ربَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلاَۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدًا نِ

الْوَسِیلَۃَ وَالْفَضِیلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوداًنِ الَّذِی وَعَدْتَہُ إِنَّکَ لاَ تُخْلِفُ الْمِیعَادَ۔

السنن الکبری للبیہقی، باب مایقول اذا فرغ من ذلک

ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اقامت کا جواب:

مسنون ہے، جو الفاظ اقامت کہنے والا پڑھے وہی الفاظ جواب میں پڑھیں صرف قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا پڑھیں۔

سنن ابی داؤد: باب مایقول اذا سمع الاقامۃ

تلاوت قرآن کی دعاء:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

سورۃ النحل: آیت نمبر 98

نماز کے بعد اذکار:

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَایَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ اَوْفَاعِلُھُنَّ ثَلَاثاً وَّ ثَلَاثِیْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلَاثاً وَّ ثَلَاثِیْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِیْنَ تَکْبِیْرَۃً فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند تسبیحات ایسی ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی ناکام نہیں ہو گا۔ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔

نماز کے بعد کی دعاء:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ۔

جامع الترمذی: باب من ابواب الدعوات

ترجمہ: حضرت ابومامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعاء سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

چند دعائیں:

أَسْتَغْفِرُ اللہَ، أَسْتَغْفِرُ اللہَ، أَسْتَغْفِرُ اللہَ، اللھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ

ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے، میری مغفرت فرما، میری مغفرت فرما۔ اے اللہ! آپ ہی سلامتی والے ہیں اور آپ ہی سے سلامتی ملتی ہے، اے اللہ تو برکتوں والا ہے، بزرگی اور عزت والا ہے۔

لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

صحیح بخاری، باب الذکر بعد الصلوٰۃ

ترجمہ: اللہ کے سوا ہرگز کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اپنی ذات میں یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ آپ جس کو جو چیز دے دیں اسے کوئی روکنے

والا نہیں اور جس چیز کو آپ روک لے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلے میں کچھ بھی فائدہ مند نہیں۔

مسجد سے نکلنے کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

صحیح مسلم، باب مایقول إذا دخل المسجد

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ: مسجد داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے جبکہ نکلتے وقت بایاں پہلے نکالے۔

خوش گوار واقعہ پیش آنے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰالِحَاتُ

ابن ماجۃ، باب فضل الحامدین

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت (وعطا) کی وجہ سے تمام اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔

ناخوش گوار واقعہ پیش آنے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ.

ابن ماجۃ، باب فضل الحامدین

ترجمہ: تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

کھانا کھاتے وقت کی دعاء:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ اللّٰہِ

المستدرک للحاکم، کتاب الأطعمۃ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں۔

فائدہ: اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں یہ دعاء پڑھے:

بِسْمِ اللہ أَوَّلَهُ وآخِرَهُ اللہ کے نام کے ساتھ شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔

سنن ابی داوٗد، باب التسمیۃ علی الطعام

کھانا کھانے کے بعد کی دعاء:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ

کنز العمال

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

دودھ پینے کے بعد کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لنَا فِیهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

سنن ابی داوٗد، باب مایقول إذا شرب اللبن

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے اس (دودھ) میں برکت عطا فرما اور اس کو زیادہ فرما۔

مہمان؛میزبان کو یہ دعاء دے:

اللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِی وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

مسند احمد بن حنبل

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا آپ اس کو کھلایئے، اور جس نے مجھے پلایا آپ اس کو پلایئے۔

کپڑے اتارنے کی دعاء:

بِسْمِ اللہِ الَّذِی لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

عمل الیوم واللیلۃ لابن السني: مایقول إذا خلع ثوبا لغسل أونوم

ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

کپڑے بدلنے کی دعاء:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا

قُوَّةٍ

سنن ابی داوٗد، باب مایقول اِذالبس ثوباجدیدا

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری قوت اور طاقت کے، مجھے عطا فرمایا۔

نئے کپڑے پہننے کی دعاء:

اللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَه وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

سنن ابی داوٗد، باب مایقول اِذالبس ثوباجدیدا

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی تعریف کے لائق ہیں جیسا آپ نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں آپ سے اس کپڑے اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کام کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کام کے لیے اسے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

آئینہ دیکھنے کی دعاء:

اللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

المقصد العلی، ج2 ص2617

ترجمہ: اے اللہ! آپ نے میری شکل اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے بنا۔

مقیم؛ مسافر کو یہ دعاء دے:

أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ.

سنن ابی داوٗد، باب فی الدعاء عند الوداع

ترجمہ: میں تمہارے دین، تمہاری امانت و دیانت اور آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں (کہ اللہ ان کی حفاظت کرے۔)

مسافر؛ مقیم آدمی کو یہ دعاء دے:

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لاَ تَضِيعُ وَدَائِعُهُ

عمل الیوم واللیلۃ لابن السني، باب مایقول إذا ودع رجلا

ترجمہ: میں تمہیں اس اللہ کے پاس امانت کے طور پر سپرد کرتا ہوں جو اللہ امانتوں کو ضائع نہیں کرتے۔

سفر کی دعاء:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا۔ الْآيَتَيْنِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا بُعْدَ الْأَرْضِ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا، وَاخْلُفْنَا فِي أَهَالِينَا ۔ وَإِذَا رَجَعَ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔

مسند ابی داوٗد الطیالسی

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر کا ارادہ فرماتے تو سواری پر سوار ہوتے ہوئے تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے ہیں۔ اس کے بعد سورۃ الزخرف کی یہ دو آیات تلاوت فرماتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا، ورنہ یہ ہمارے بس میں تو نہیں تھا اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

اس کے بعد یوں دعاء فرماتے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا بُعْدَ الْأَرْضِ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا، وَاخْلُفْنَا فِي أَهَالِينَا

ترجمہ: اے اللہ میں اس سفر میں آپ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں، اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جو آپ کو پسند ہو اور آپ اس سے راضی ہوں۔ اے اللہ سفر کی مسافت کو کم فرما، سفر کی مشکلات کو آسان فرما، اے اللہ سفر میں ہماری رہنمائی فرما اور ہمارے گھر والوں کو اپنی امان نصیب فرما۔

آپ سفر سے واپس لوٹتے تو یہ دعاء مانگتے: آیِبُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

ترجمہ: ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

فائدہ: دوران سفر جب سواری اوپر کی طرف کو جائے یعنی اونچائی کی طرف تو اللہ اکبر پڑھے اور نیچے کی طرف آئے تو سبحان اللہ پڑھے۔

دوران سفر کسی جگہ ٹھہرے تو یہ دعاء پڑھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

صحیح مسلم، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے

فائدہ: کئی دن کا سفر ہو یا دوران سفر کئی مقامات پر رکنا ہو تو دعائے سفر تو ایک بار پڑھی جائے البتہ سواری کی دعاء ہر بار سوار ہوتے وقت پڑھی جائے۔

تکلیف اور درد کی دعاء:

جسم میں اگر کسی جگہ درد ہو تو اس جگہ پر ہاتھ رکھیں ور تین مرتبہ (بسم اللہ) پڑھیں، سات مرتبہ یہ دعاء پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.

صحیح مسلم، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء

ترجمہ: میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو میں محسوس

کر رہا ہوں اور جس سے مجھے خوف (یا تکلیف) پہنچا ہے۔

بے چینی دور کرنے کی دعاء:

اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

الدعاء للطبرانی، باب الدعاء عند الکرب والشدائد

ترجمہ: اے اللہ میں تیری ہی رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے لمحہ بھر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرما، میری مکمل حالت درست فرمادے، تیرے علاوہ کوئی سچا معبود ہے ہی نہیں۔

مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر یہ دعاء مانگیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا

جامع الترمذی، باب مایقول اذارای مبتلی

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس آزمائش سے عافیت بخشی جس میں آپ مبتلا ہیں اور مجھے بہت ساری مخلوقات پر فضیلت بخشی۔

جب تیز ہوا چل رہی ہو تو یہ دعاء مانگیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

صحیح مسلم، باب التعوذ عند رؤیۃ الریح والغیم والفرح بالمطر

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جو شر اس کے ذریعہ بھیجا گیا ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔

کڑک اور گرج چمک کے وقت دعاء:

سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ.

السنن الکبری للبیہقی، باب مایقول إذا سمع الرعد

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات کہ بادلوں کی گرج جس کی تسبیح اور حمد کرتی ہے، اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح میں لگے ہوئے ہیں)۔

بارش مانگنے کی دعاء:

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

صحیح البخاری، باب الاستسقاء في خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة

ترجمہ: اے اللہ ہمیں سیر اب فرما۔ (تین بار)

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعاء مانگیں:

اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً.

صحیح البخاری، باب مایقال إذا أمطرت

ترجمہ: اے اللہ! نفع پہنچانے والی بارش برسا۔

بارش کے بعد دعاء:

مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ.

صحیح البخاری، باب یستقبل الإمام الناس إذا سلم

ترجمہ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے ہمارے اوپر بارش برسی۔

پریشانی دور کرنے کی دعاء:

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

سورۃ القصص، آیت نمبر 24

ترجمہ: اے پروردگا میں اپنے لیے آپ کی نازل کردہ ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔

بچوں کی حفاظت کے لیے دعاء:

أَعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی الرقیہ من العین

ترجمہ: میں تم کو اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ہر زہریلے جانور اور ہر لگنے والی نظر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

نوٹ: اگر ایک بچہ ہے تو اعیذكَ (ک پر زبر)، اگر ایک بچی ہے تو اعیذكِ اگر دو سے زیادہ بچے ہیں تو اعیذ کُمْ اگر دو سے زیادہ بچیاں تو دعاء میں اعیذ کُنَّ کہیں۔

مریض پر پڑھنے کے لیے مسنون دم:

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ.

صحیح مسلم: باب الطب والمرض والرقی

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہر اس چیز کے شر سے جو آپ کو تکلیف دینے والی ہو اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا دے گا، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت دعاء:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ. وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ.

صحیح مسلم، باب فی اغماض المیت

ترجمہ: اے اللہ! ابو سلمہ کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے ورثہ میں سے اس کا جانشین مقرر فرما۔ یارب العالمین! ہمیں اور اس کو

بخش دے اور اس کی قبر اس کے لئے کشادہ فرما اور اس کی قبر اس کے لیے منور فرما۔

نوٹ: میت کی آنکھیں بند کرتے وقت اللّٰھُمَّ اغْفِرْ ل (یہاں میت کا نام لیں) وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ. وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ.

قبرستان کی زیارت کے وقت دعاء:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

صحیح مسلم، باب استحباب إطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومنوں کے گھر! ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعاء:

بِسْمِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ،

سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی إدخال المیت القبر

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت (شریعت) کے مطابق (اس میت کو دفن کرتے ہیں)۔

میت کے لیے ثابت قدمی کی دعاء:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ۔

سنن أبی داود، باب الاستغفار عند القبر للمیت

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی دفن سے فارغ ہوتے تو فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے اللہ سے بخشش مانگو اور ثابت قدمی کی دعاء کرو کیونکہ اب اس سے پوچھ گچھ ہوگی۔

تعزیت کے وقت کی دعاء:

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔

صحیح بخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اہلہ علیہ

ترجمہ: بے شک اللہ ہی کے لیے تھا جو اس نے (لے) لیا اور اسی ہی کے لیے ہے جو اس نے عطاء فرمایا، اور ہر چیز اس کے پاس ایک وقت مقررہ تک ہے، اس لیے تم صبر سے کام لو اور ثواب کی امید رکھو۔

نوٹ: تعزیت کے موقع پر تسلی کے کلمات کہنے چاہییں انا للہ وانا الیہ راجعون بھی کہنا چاہیے۔

بازار میں داخل ہونے کی دعاء:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

سنن الترمذی، باب مایقول إذا دخل السوق

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، (سارے جہان میں) اسی کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے، وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

موسم کا نیا پھل کھائے تو یہ دعاء پڑھے:

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا۔

صحیح مسلم، باب فضل المدینة

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں اور ہمارے شہر میں بھی برکت عطا فرما۔

شادی کرے یا سواری خریدے تو یہ دعاء پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.

سنن أبي داود، باب في جامع النكاح

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر و برکت مانگتا ہوں، اور آپ نے جن خصلتوں کے ساتھ اسے پیدا فرمایا ہے ان کی بھلائی کا طلبگار ہوں، اور اس کے شر سے اور جن خصلتوں کے ساتھ آپ نے اسے پیدا فرمایا ہے ان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

فائدہ: حدیث میں ہے عورت، سواری یا خادم کی پیشانی پکڑ کر یہ دعاء کرے۔

نکاح کی مبارک باد دیتے وقت کی دعاء:

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔

سنن الترمذي، باب ما جاء فيما يقال للمتزوج

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ نکاح مبارک فرمائے، تم پر برکتیں نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

بیوی سے ہمبستری کرتے وقت کی دعاء:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

صحیح بخاری، باب صفۃ إبلیس وجنودہ

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہم کو شیطان سے دور رکھ، اور شیطان کو اس چیز (یعنی اولاد) سے دور رکھ جو آپ ہمیں عطا فرمائیں۔

مجلس کے اختتام کی دعاء:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

الدعاء للطبرانی، باب کفارۃ المجلس

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہر طرح کے عیوب و نقائص سے پاک ہیں، میں آپ کی حمد کرتا ہوں، اور آپ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہیں آپ سے اپنی مغفرت مانگتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

قرض کی ادائیگی کی دعاء:

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

جامع الترمذی، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنا حلال رزق عطاء فرما اور حرام سے میری حفاظت فرما اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے علاوہ سب سے بے نیاز فرمادے۔

نیا چاند دیکھنے کی دعاء:

اَللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسّلامَةِ وَالإِسْلامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وتَرْضَى رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

سنن الترمذي، باب مايقول عند رؤية الهلال

ترجمہ: اے اللہ! ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند!) تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء:

اَللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعلى رِزقِكَ أَفْطَرْتُ.

سنن اَبي داوَد، باب القول عند الإفطار

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا، تیرے رزق سے افطار کر رہا ہوں

لیلۃ القدر کی دعاء:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ العفْوَ فاعْفُ عنِّي.

سنن ابن ماجۃ، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ

ترجمہ: اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں، اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، پس ہم کو معاف کر دیجئے۔

سونے کی دعاء:

دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

صحیح البخاری: باب وضع الید الیمنی تحت الخد الأیمن

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی کے نام کے ساتھ میں سوتا ہوں اور آپ ہی کے نام سے بیدار ہوتا ہوں۔

نوٹ: اس کے علاوہ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمدللہ 34 بار اللہ اکبر پڑھے۔

سوتے وقت یہ بھی پڑھیں:

1... سورۃ الفاتحہ

مسند بزار

2... آیۃ الکرسی

صحیح بخاری، باب فضل سورۃ البقرہ

3... سورۃ الکافرون

سنن ابی داوٗد، باب مایقال عند النوم

4... سورۃ الاخلاص

صحیح بخاری، باب فضل المعوذات

5... آخری دو سورتیں

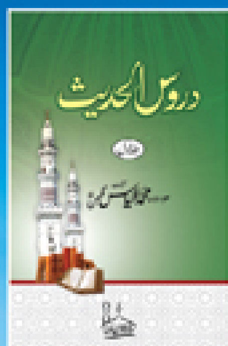
صحیح بخاری، باب فضل المعوذات

آخری تین سورتوں کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونک لیں اور سارے بدن پر پھیر لیں، یہ مسنون عمل ہے۔

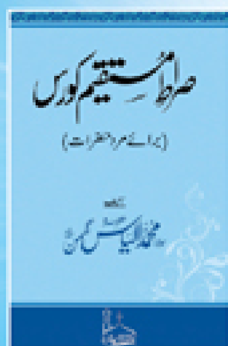
مآخذ ومراجع

(کتاب کی تیاری میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے)

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	وفات
1	قرآن کریم	....	....
2	مسند احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ	241ھ
3	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ	256ھ
4	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ	261ھ
5	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمہ اللہ	273ھ
6	سنن ابی داؤد	امام سلیمان بن اشعث رحمہ اللہ	275ھ
7	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ	279ھ
8	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ	303ھ
9	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ	360ھ
10	معجم اوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ	360ھ
11	کتاب الدعاء	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ	360ھ
12	عمل الیوم و اللیلۃ	امام احمد بن محمد ابن سنی رحمہ اللہ	364ھ
13	مستدرک علی الصحیحین	امام محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ	405ھ
14	سنن الکبریٰ	امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ	458ھ
15	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ	458ھ
16	بدائع الصنائع	امام ابو بکر کاسانی رحمہ اللہ	578ھ
17	کنز العمال	امام علی بن حسام الدین رحمہ اللہ	975ھ
18	حجۃ اللہ البالغہ	امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ	1176ھ









خانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا